معاف کرنے کے فضائل

......☆☆......

مرتب
حضرت مولانا محمد عبدالعزیز غازی
خطیب لال مسجد اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد باری تعالی ہے!

(۱)وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَo اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَo

ترجمہ؛''بڑھو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جسکی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے متقین کیلئے تیار کی گئی وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں کشادگی اور تنگی میں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

(۲)وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo

ترجمہ؛''جو صبر کرے اور معاف کرے بشک یہ کام ہمت کے کاموں میں سے ہیں''

(۳)فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَo

ترجمہ؛''جس نے معاف کیا اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ تبارک وتعالی کے ذمے ہے''

فائدہ؛ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے معاف کرنے کے بہت سے فضائل ہیں جنت کے اعلی درجات معاف کرنے والوں کے لئے ہیں اور معاف کرنے والوں کا اجر اللہ کے ذمے ہے اسلئے لوگوں کی کڑوی کسیلی برداشت کریں اور رات کو سب کو معاف کر کے سوئیں بہت سکون میں رہیں گے جو معاف نہیں کرتے وہ ہر وقت جلتے کڑتے رہتے ہیں۔اس کے بعد چند احادیث معاف کرنے پر بیان کی جاتی ہیں اسکو یاد کریں اور لوگوں میں بیان کریں کیونکہ آج کل معاف کرنے اور برداشت کرنے کا بہت فقدان پایا جاتا ہے۔

(۱)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلّیٰ اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلّم :أَلا أَدُلُّکَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَ ةِ؟ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ ،وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَکَ ، وأَنْ تَعْفُوَ عَمَنْ ظَلَمَکَ ، رواه الطبرانی

ترجمہ؛’’حضورﷺ نے فرمایا کیا تمھیں بتلاوں دنیا اور آخرت کے اعتبار سے سب سے بہترین اخلاق کے بارے میں وہ یہ ہے کہ تم اس سے جوڑ و جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے اور اس کو عطا کرو جو تمھیں محروم رکھتا ہے اور اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرتا ہے‘‘

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بہترین اخلاق اس

انسان کا ہے جو ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا ہو چاہے دوسرے لوگ اسکے ساتھ قطع تعلق کریں اور دوسروں کو عطا کرنے والا ہو چاہے دوسرے اسے کچھ بھی نہ دیں اور ظلم کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہو۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَاباً يَسِراً، وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ. قَالُوْا: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، اَنْ تُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ". رواه البزار والطبرانی،

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جسمیں تین باتیں ہونگی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حساب آسان لینگے اور جنت میں اسکو اپنی رحمت سے داخل کریں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سے اعمال ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں تو آپ نے فرمایا تم اُسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھتا ہے اور تم جوڑ و انکے ساتھ جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے اور تم معاف کرو اسے جو تم پر ظلم کرتا ہے پس اگر تم نے یہ کام کیے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۳)عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ : ''مَن سَرَّهُ اَنْ یُشرَفَ لَهُ الْبُنْیَانُ ، وَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَاتُ ، فَلْیَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَیُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَیَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ'' رواه الحاکم

ترجمہ:''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ جنت میں اسکے لیے بالا خانے بنائے جائیں اور اسکے درجات بلند کیے جائیں پس اسے چاہیے کہ معاف کرے جو اس پر ظلم کرے اور عطا کرے اس کو جو اسکو محروم رکھے اور صلہ رحمی کرے اسکے ساتھ جو قطع تعلق کرے۔

(۴)عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم :''أَلا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟قَالُوْا : نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ،قَالَ: تَحْلُمُ عَلٰی مَنْ جَهِلَ عَلَیْکَ ، وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَکَ ، وَتُعْطِیْ مَنْ حَرَمَکَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَکَ.'' رواه البزاز والطبرانی .

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا کیا تمہیں نہ بتلاؤں وہ چیز جس کے ذریعے اللہ تبارک

وتعالیٰ درجات کو بلند فرماتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتلائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ برد باری کا معاملہ کرو جو تم پر جہالت کرے اور معاف کرو اس کو جو تم پر ظلم کرے اور عطا کرو اس کو جو تم کو محروم کرے اور صلہ رحمی کرو اس سے جو تم سے کاٹے۔

(۵)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم قَالَ :" اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا .وَاغْفِرُوا یُغْفِرَلَکُمْ . " رواہ احمد .

ترجمہ:"حضرت عبداللہ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو تمہیں معاف کیا جائے گا۔"

(٦)عن جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم : "مَنْ لَا یَرْ حَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ ،وَمَنْ لَایَغْفِرُ لَا یُغْفَرُ لَہٗ ."

ترجمہ:"حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے اور جو لوگوں کو معاف نہیں کرتا تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔"

(۷)وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّم قَالَ :"إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِيْ سُيُوْفِهِمْ عَلَىٰ رِقَابِهِمْ تَقْطُرُدَماً، فَازْدَحَمُوْا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ،فَقِيْلَ :مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيْلَ اَلشُّهَدَاءُ كَانُوْا أَحْيَاءً مَرْزُوْقِيْنَ ، ثُمَ نَادَىٰ مُنَادٍ: لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ، ثُمَ نَادَىٰ الثَّانِيَةَ:لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ، رواه الطبرنی،

ترجمہ:''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہونگے تو ایک قوم آئے گی جو اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھی ہوں گی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا اور تیزی کے ساتھ جنت کے دروازوں کی طرف جائیں گے پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے انہیں رزق دیا جاتا تھا پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ وہ لوگ کھڑے ہوجائیں جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں پھر دوبارہ آواز لگائے گا وہ لوگ کھڑے ہوجائیں جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے پس وہ جنت میں داخل

ہو جائیں پوچھا جائے گا وہ کون لوگ ہیں جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے تو کہا جائے گا کہ وہ لوگ جو لوگوں کو معاف کرتے تھے''۔

(۸)عَنْ أَبِیْ کَبْشَةَ الْأَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ:'' ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ ، وَأُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثاً فَاحْفَظُوْہُ قَالَ : ''مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ ،وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزّاً ،فَاعْفُوْا یُعِزَّکُمُ اللّٰہُ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ،

ترجمہ؛حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورﷺ سے سنا حضورﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے تم یاد رکھو آپ نے فرمایا کسی انسان کا مال صدقہ سے کم نہیں ہوتا اور کسی انسان پر ظلم کیا گیا اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ اس سے اسکی عزت کو بڑھائیں گے پس لوگوں کو معاف کرو اللہ تعالی تمہیں عزت دے گا اور کوئی انسان مانگنے کا دروازہ نہیں کھولے گا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالی اس پر فقر کا کھولیں گے۔''

(۹)قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ: '' مَنْ أُصِیْبَ

بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ ."رواه احمد،

ترجمہ؛"حضورﷺ نے فرمایا کہ جس انسان کو اسکے جسم پر کوئی تکلیف پہنچائی گئی اور وہ اللہ تبارک وتعالی کی رضا کی خاطر بدلہ نہیں لیتا تو یہ عمل اسکے گناہوں کے کفارے کا باعث بنے گا۔"

(۱۰)قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :"ثَلَاثٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَانٍ دَخَلَ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ،وَ زُوِّجَ مِنَ الْحُوْرِالْعِيْنِ كَمْ شَاءَ: "مَنْ أَدَّى دَيْناً خَفِياً،وَعَفَا عَنْ قَاتِلِهٖ وَقَرَأَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشَرَ مَرَاتٍ: قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ،" رواه الطبرانی .

ترجمہ؛"حضورﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کو جو ایمان کے ساتھ لائے گا تو وہ انسان جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے اور جنتی حوروں سے چاہے شادی کرلیے جو انسان قرض دیے تو خاموشی سے دے اور قاتل کو معاف کردے اور ہر فرض نماز کے بعد(۱۰) مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے۔

(۱۱)عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ

عَلَيْـهِ وَسَـلَّـم :"لا تُـظْهِـرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْکَ، فَيَرْحَمَـهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْکَ." رواه الترمذی

ترجمہ:"حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مت ظاہر کر خوشی اپنے بھائی کی مصیبت پر کہ اللہ تعالی اس رحم کردے اور تجھے مبتلا کردے"

(۱۲) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :"مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَى يَعْلَمَهُ . قَالَ أحمدُ قَالُوا : مِنْ ذَنْبٍ تَابَ مِنْهُ."رواه الترمذی

ترجمہ:"حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے بھائی کوکسی ایسے گناہ پر جس سے وہ توبہ تائب ہو چکا ہو عیب لگاتا ہے تو اس کوموت نہیں آتی مگر یہ کہ وہ خود اس عیب میں مبتلا ہو چکا ہوتا ہے

فائدہ؛ ان تمام احادیث سے معاف کرنے کے بڑے فضائل معلوم ہوتے ہیں اس لیے کہ زندگی میں لوگوں کی طرف سے انسان کو بہت ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اپنے عزیز واقارب اور دیگر لوگ بہت سارے معاملات میں بہت ہی ستاتے ہیں ایسے ہی بہت سارے لوگوں سے انسان کام لیتا ہے اور ملازمین سے کام لیتا ہے وہ ستاتے ہیں کام صحیح نہیں کرتے اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ انسان

لڑے جھگڑے اور آج دنیا میں بہت سارے لوگ اسی کو دانائی اور سمجھداری سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں کائنات کے سب سے عظیم ترین انسان محمد عربی ﷺ کی زندگی ساری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ اور بہترین آئیڈیل ہے آپ نے اپنوں اور غیروں سب کو معاف کیا اور معاف کرنے کے بڑے عجیب وغریب فضائل بتائے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم معاف کرنے کا حوصلہ پیدا کریں روزانہ گھروں میں بیوی بچوں اور شوہر اور خاندان کے لوگوں سے ایسی باتیں ہوتی ہیں جو طبعیت کو نا گوار گزرتی ہیں اور انسان کا دل چاہتا ہے کہ انہیں خوب ڈانٹے اور خوب برا بھلا کہیۓ لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں معاف کریں اور برداشت کریں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

”وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo

ترجمہ؛ جو صبر کرے اور معاف کرے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ ڈانٹ ڈپٹ اور برا بھلا اصلاح کی خاطر کر رہے ہیں تو انتہائی دردمندانہ گزارش ہے کہ حتی الامکان کوشش کریں کہ پیار ومحبت کے انداز میں سب کو سمجھائیں گالی گلوچ اور سخت انداز میں گفتگو یہ اسلام کا طریقہ نہیں اور کوشش یہ کریں کہ جسکی اصلاح کرنی ہو اس کو علیحدہ بلا کر پیار سے سمجھائیں ہاں اگر بار بار پیار سے سمجھانے کے باوجود وہ نہیں سمجھ رہا تو پھر شرعاً کچھ سختی کرنے کی اجازت

ہے۔

ایک بھیانک سوچ

آج یہ سوچ عمومی طور پر پائی جاتی ہے کہ جس کسی نے ظلم کیا فورا بدلہ لیا جائے اوراسی کو ہمت کا کام سمجھا جاتا ہے کوئی واقعہ ہوجائے تو پورا خاندان بدلہ لینے پر اتر آتا ہے بدلہ نہ لینے والوں پر طرح طرح کی آوازیں کسی جاتی ہیں طعنے دیے جاتے ہیں اورانہیں آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ بدلہ لیں اور بعض اوقات ان طعن وتشنیع سے قتل وغارت گری کے بڑے بڑے واقعات جنم لیتے ہیں اور خاندان کے خاندان تباہ ہوجاتے ہیں اس لیے معاف کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے اور رات کوسوتے وقت سب کو معاف کر کے سوئے امام غزالیؒ فرماتے ہیں صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جس کی کسی بات سے تکلیف پہنچے اس کو یہ بھی مت کہو کہ تمہاری فلاں بات سے مجھے دکھ پہنچا۔ اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو معاف کرنے کے جذبے عطا فرمائے۔ اور تمام دکھوں تکلیفوں میں صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

بے شک صبر کرنے والوں کے لیے بے حساب اجر ہے

............☆☆............

محمد طیب سیرین ۲۲ جمادی الاول ۱۴۳۴